زبان وادب(31) ، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد جلد2، شمارہ15، 202
eISSN: 2073-3674
pISSN: 1991-7813

گنان شاعری: اردو کا قدیم ترین دستیاب ادب

GINAN URDU POETRY: THE OLDEST AVAILABLE URDU LITERATURE

ڈاکٹر محمد عرفان احسن پاشا، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، یونی ورسٹی آف ایجوکیشن لاہور، فیصل آباد کیمپس

ڈاکٹر رخسانہ بی بی، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی، فیصل آباد

Dr Muhammad Irfan Ahsan Pasha, Assistant Proffesor, Dept. of Urdu, UE Lahore, FSD Campus
Dr Rukhsana Bibi, Assistant Proffesor, Dept. of Urdu, Govt College Women University, Faisalabad

ABSTRACT

URDU language posesses many theories about its emergence Due to the absence of solid evidances.To a large extant political and social realities have been explored. Although the lingual soureces are being discovered even today.Some critics said Wali Daccni the Bawa Adam of Urdu and others extended the roots of Urdu literature to AmirKhusro and Masood Saad Salman. This article proves that contrary tothe well established theory that Amir Khusro's poetry is the oldest available in Urdu, there is even the Ismaili Ginan poetry which has a background through the tenth century and due to religious esteem its has lesser chances of impurity. So it holds a more authentic status.Exploration of Ginan poetry provides linguistic evidance and authentic oldest text to lighten the history of Urdu literature to centuries back as known earlier.

کلیدی الفاظ : گنان شاعری، اسماعیلی، عرفان پاشا، امیر خسرو، پیرست گرنور، قدیم ترین اردو شاعری۔

اردو ادب کی تاریخ میں ابھی تک یہ بات ہی کہی اور بڑے پیمانے پر تسلیم کی جاتی رہی ہے کہ اردو میں قدیم ترین شاعر مسعود سعد سلمان لاہوری تھے جن کا زمانہ محمود غزنوی اور اس کے بیٹے مسعود غزنوی کا دور حکومت ہے۔ ایک ہزار سال قدیم اس شاعر کا صرف نام دستے اب ہو سکا ہے لیکن ان کا کوئی اردو کلام دستیاب نہیں ہے البتہ ان کا فارسی دیوان موجود ہے جو ان کی شخصیت اور شاعری دونوں کا ثبوت فراہم کرتا ہے۔ مسعود سعد سلمان لاہوری کے بعد حضرت امیر خسرو کو اردو کے قدیم ترین شاعر تسلیم کیا جاتا ہے جن کا کلام بھی دستیاب

ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ان کے کلام کی جمع آوری قوالوں سے سن کر صدیوں بعد کی گئی جس کی وجہ سے ان کی لسانی صداقت مشکوک ہو جاتی ہے جس سے اس کا درجہ استناد کم ہو جاتا ہے۔اس صورت میں گنان شاعری اردو کا قدیم ترین اور معتبر ترین ماخذ ہے جس کی لسانی صحت اور مذہبی عقیدت کی وجہ سے تحفیظ کا عمل کی قابل لحاظ ہے۔

گنان سے مراد برصغیر کے شیعہ اسماعیلی فرقے کی وہ عقیدت سے لبریز مذہبی شاعری ہے جس میں حمد و نعت اور مناقب و مناجات بیان کےے جاتے ہیں۔"گنان" کا لفظ ہندی یا سنسکرت کے شبد"جنان" سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں علم۔ عربی اور فارسی میں قصیدے کی طرز پر گانے کے لےے ہندوستان کے اسماعیلی مسلمانوں کے پاس کچھ نہ تھا اس کمی کو دیکھتے ہوئے پیر ست گر نور نے مناقب اور موسیقی کو ملا کر ایک ایسی صنف ایجاد کی جس میں اللہ پاک کی حمد وثنا اور رسول کریم کی مدحت کے ساتھ ساتھ اولیائے کرام کے مناقب اور خدا کے حضور اپنے حالِ دل کے اظہار کے لےے مناجات سبھی کچھ شامل تھا اور اس کو موسیقی کے ساتھ گایا بھی جا سکتا تھا۔ یہ طریقہ تبلیغ دین کے لےے نہایت موثر ثابت ہوا اور ہندوستانی عوام جو موسیقی کے شیدائی تھے، ان کو مذہبی موسیقی یعنی بھجن وغیرہ کا متبادل مل گیا۔

اسماعیلیوں کی مذہبی شاعری جس کو"گنان" یا گنان شریف کہتے ہیں اُردو یا ہندوی زبان میں بھی کی جاتی تھی اور اس کی تاریخ صدیوں پر محیط ہے۔ یہ اردو کا قدیم ترین نمونہ ہے جو کافی حد تک اپنی اصل حالت میں موجود ہے۔ مذہبی عقیدت کی وجہ سے اس کے قدیم ترین نسخے بھی موجود ہیں جو اُردو اَدب اور خاص طور پر اُردو زبان کی پرانی صورتوں اور اس میں ہونے والی عہد بہ عہد تبدیلیوں کو سمجھنے میں بہت مدد کر سکتی ہیں۔ڈاکٹر محمد علی صدیقی کے بقول:

"اَدبی تاریخ نگاروں نے گنان شاعری کو نظر انداز کیا ہے حالاں کہ اس کا مناسب استعمال اُردو کی تاریخ کو مزید کئی سو سال تک روشن کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔کیوں کہ اس شاعری کی تاریخ ایک ہزار سال پر مبنی ہے اور یہ بھی اسی زبان میں ہے جسے ہم اُردو کہتے ہیں۔"[۱]

گنان شاعری کی ابتدا پیر ست گر نور نے کی تھی جن کی وفات 1079ء میں ہوئی تھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کی یہ شاعری گیارھویں صدی عیسوی کے دوران میں لکھی گئی تھی۔ ان کے لکھے ہوئے گنان ہندوی (اردو)، فارسی، میمنی، مارواڑی اور کئی دیگر زبانوں میں ملتے ہیں۔ ذیل میں گنان شاعری کے بانی پیر ست گر نور کے چند ہندوی یا اردو گنان دےے گئے

ہیں جن کو پڑھ کر لگتا ہے کہ اس زمانے میں اردو کو اتنی ترقی ہو چکی تھی کہ اسے شاعری اور تبلیغ کا ذریعہ بنایا جاسکے۔اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ امیر خسرو سے پہلے بھی اردو زبان میں شاعری کا ریکارڈ محفوظ ہے۔ڈاکٹر جی اے الانا اپنی انگریزی تصنیف "اسماعیلی موومنٹ ان سندھ، ملتان اینڈ گجرات" میں لکھتے ہیں:

He composed his teachings in versified form in local languages, i.e. in the languages of thecommon people of the areas where he preached the Isma'ili Tariqa. He called the verses he composed with the name of 'Ginans'. Thus Pir Satgur Nur was the first Isma;ili da'i an poet whose verses have been accepted by the scholars as the specimen of early poetry in Sindhi, Kutchi, Gujratii and Hindi languages which has survived until now in written form."[۲]

پیر ست گر نور کے لکھے ہوئے گنان اشعار کی زبان پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اس وقت اس خطے میں بڑے پیمانے پر بولی جانے والی اکثر زبانوں میں شاعری کی ہے جن میں اردو بھی شامل ہے۔یہ یقینی بات ہے کہ اس زمانے میں اس زبان کا نام اردو مروج نہیں تھا۔ڈاکٹر جی اے الانا اپنی انگریزی تصنیف "اسماعیلی موومنٹ ان سندھ، ملتان اینڈ گجرات" میں لکھتے ہیں:

"The language used by Pir Satgur Nur in his ginans in conglomeration of many words of Hindi, Sindhi, Kutchi, Gujrati and Hindi." [۳]

ہندی یا ہندوی اردو کا ہی قدیم نام ہے۔پیر ست گر نور کے ہاں استعمال ہونے والی ہندوی زبان یا اردو اگرچہ آج کی مستعمل اردو زبان سے کافی مختلف ہے لیکن یہ فرق اتنا زیادہ نہیں کہ زبان کی شناخت ہی نہ ہو سکے۔ویسے بھی زبان ایک زندہ مظہر کی طرح ہوتی ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اپنا چولا بدلتی رہتی ہے۔اردو زبان ایک ہزار سال پہلے کیا رنگ ڈھنگ اور انداز رکھتی تھی اس کا ذائقہ محسوس کرنے کے لیے پیر ست گر نور کے درج ذیل گنان دیکھئے:

bin kalme bandgi kare to bndgi suni sar

بن کلمے بندگی کرے تو بندگی سونی سار

jiva niti uth raha chalna Akhar ujar vasa [۴]

جیوا نیتی اٹھ رہا چلنا آخر اجاڑ واسا

~~~~~~~~~~~~~~~

piya sun pritaj bandhi manika manhin vehu
~~~~~~~~~~~~~~~

پیا سن پری تاج باندھی مانیکا ما نہیں ویہو

Satpanth sadhie panthi pura te [۵]

ست پنتھ ساڈھی پنتھی پوراتے

~~~~~~

Rang maneth sach hai dise lal gulabu

رنگ منیتھ سچ ہے دسے لال گلابو

Kasunbe rang man guni hai ty dise rang alu[۶]

کسنبے رنگ ماں گنو ہے تے دسے رنگ آلو

ان گنان شریف کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ معمولی فرق کے ساتھ یہ زبان کافی حد تک قابل فہم ہے۔ معلوم اور دستیاب وسائل سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ پیر ست گر نور نے ہی پہلی بار مقامی زبانوں کو رشد و ہدایت کے لیے استعمال کیا۔ اسی بات کو ڈاکٹر جی اے الانا اپنی انگریزی تصنیف "اسماعیلی موومنٹ ان سندھ، ملتان اینڈ گجرات" میں یوں لکھتے ہیں:

"He (Pir Satgur Nur) used the Local Languages for the first time to convey his message to the followers of the Isma'ili Tariqa, to understand the teachings of their new faith."[۷]

پیر شاہ شمس سبز واری ملتانی (1165-1276) ایک اور اسماعیلی داعی اور علم تھے جو صوبہ غزنی کے قصبے سبز وار میں پیدا ہوئے تھے لیکن بعد میں رشد و ہدایت اور تبلیغ دین کے لیے ملتان چلے آئے تھے۔ انھوں نے بڑی تعداد میں گنان شریف لکھے ہیں جو سرائیکی پنجابی پوربی اور گجراتی کے علاوہ اردو زبان میں بھی ملتے ہیں جسے اس زمانے میں ہندی یا ہندوی کہا جاتا تھا۔ انہوں نے اپنے گنان کے لیے "غربی" کا نام اختیار کیا تھا۔ ڈاکٹر جی اے الانا اپنی انگریزی تصنیف "اسماعیلی موومنٹ ان سندھ، ملتان اینڈ گجرات" میں لکھتے ہیں:

"His (Pir Shams Sabzwari d.1276) ginans are available in Saraiki, Punjabi, Purbi, Hindi or Hindvi and Gujrati. The ginans he composed with the specific title of 'Garbis' and his other ginans are full of a mixture of the essence of the philosophy of Tasawwuf, Vedant, Bhakti-mat and Nath panthas." [۸]
~~~~~~

پیر شاہ شمس سبز واری کے چند اردو گنان دیکھئے:
sat panthi te je sat sun rahe
ست پنتھی تے جے ست سن رہے
bura na rakhy mann [۹]
برو نا راکھے من
Satpanthi te, Sura dhiyana sun
ست پنتھی تے، سر دھیان سن
surani oy sur [۱۰]
سرانی ہے سُر

Ham dil Khaliq, Allah so i wase
ہم دل خالق اللہ سوای وسے
je ne qaim qudrata chalai
جے ں نے قائم قدرت چلائی
haybhi Allah [۱۱]
ہے بھی اللہ

---

dil manhi Deval pujie, dil manhi deva dvara
دل میں دیول پوجیے، دل مانہی دیوادوار
Dil manhi Sainya apy wase, dil manhi apy didar [۱۲]
دل ماں ہی سائیاں آپے وسے، دل ماں ہی آپے دیدار

Hira mwti lal he, te sabh choka vechae
ہیرا موتی لال ہے، تے سبھ چوکا وچھائے
je ne kach liya hath manhi, te ne moti na sohae[۱۳]
جیں نے کچ لیا ہاتھ ماں ہی تے نے موتی ناسوہائے

Sachi vata sudha kahave
سچی واٹ سدھ کہاوے
Pir Shah vina par no pave [۱۴]

پیر شاہ بنا پار نہ پاوے

Sacha Suda jag manhi rahie

سچا سدھ جگ مانہی رہیے

khara marag eman lahie [۱۵]

کھرا مارگ ایمان لہیے

--- Prit

Karo, Piyo sun dhiyan

پریت کرو، پیو سوں دھیان

Gur Nar sun rakho iman [۱۶]

گرنار سوں رکھو ایمان

Eji!

اے جی!

abi teri muhbata lagi, dil manhi re muhbata lagi

ابھی تیری محبت لاگی، دل مانہی رے محبت لاگی

nainu se naina milavo mere Sahiba

نینوں سے نیناں ملاوو میرے صاحبا

abi teri muhbata lagi

ابھی تیری محبت لاگی

Eji!

اے جی!

kholo padra sanamukh dekho

کھولو پردا صنم مکھ دیکھو

hans hans mukhu dikhlavo, mere Sahiba

ہنس ہنس مکھ دکھلاوو، میرے صاحبا

abi teri muhbata lagi

ابھی تیری محبت لاگی

Eji!

اے جی!

teri surat ka Pir Shams piyasa

تیری صورت کا پیر شمس پیاسا
Darshan dan dilavo mey Sahiba,
درشن دان دلاوو، میرے صاحبا
abi teri muhbata lagi [۱۷]
ابھی تیری محبت لاگی

پیر صدر الدین(1290-1409) ایک اور بہت اہم اسماعیلی داعی اور گنان شاعر تھے۔ آپ پیر شہاب الدین کے صاحبزادے اور پیر شمس سبزواری ملتانی کے پوتے تھے۔ آپ اپنے والد کے بعد اپنے زمانے کے امام مقرر ہوئے۔ آپ ہندوستان میں پیدا ہونے والے پیر تھے جو مقامی زبانیں جانتے اور بولتے تھے اور ان ہی زبانوں میں یعنی سندھی، سرائیکی، پنجابی، کچھی، گجراتی، ہندی اور ہندوی اور پوربیز بانوں میں شاعری کرتے تھے۔ آپ اپنے ہم عصر امیر خسرو سے تقریباً سینتیس سال چھوٹے تھے۔ پیر صدر االدین کے گنان میں اردو زبان زیادہ صاف اور نتھری ہوئی محسوس ہوتی ہے اگرچہ ابھی سنسکرت اور دیگر بولیوں اور پراکرتوں کا اثر موجود ہے مگر اردو زبان اپنی خاص شکل بناتی ہوئی نظر آتی ہے۔ پیر صدر االدین کے قلم سے نکل ہوئے جند گنان دیکھئے:

sajan mor sar na jani
ساجن موری سار نہ جانی
Eji!
اے جی(ارے بھائی!)
Jab Darshan dekhun tera
جب درشن دیکھوں تیرا
sab dukh bisre chit thi mera
سب دکھ بسرے چت تھیں میرا
ab ke jo main Sajan paun
اب کے جو میں ساجن پاؤں
Hinary andar seji bichhaun
ہنیرے اندر سیج بچھاؤں
Chanhe jiyun pankhi ur jaun
چنہے جیوں پنکھی اڑ جاؤں
Lalan kera darshan paun

لالن کیرا درشن پاؤں
Lalan mun kun lai kani
لالن مہن کوں لائی کانی
viriha ki mari phirun divani
برہا کی ماری پھروں دیوانی
Lok kutanb sun bhai begani
لوک کتنمب سوں بھئی بیگانی
sajan mor sar na jani [۱۸]
ساجن موری سار نہ جانی

جیسے جیسے وقت آگے بڑھتا رہا اردو زبان مزید مستحکم اور آزاد ہوتی چلی گئی۔ اب اردو زبان نے شاعری میں اپنا ایک خاص انداز اور کینڈا اختیار کر لیا تھا جس سے اس کی ایک علاحدہ شناخت سامنے آئی تھی۔ یہاں اردو ایک بڑے خطے میں لنگوا فرانکا کی شکل اختیار کر چکی تھی اس لیے صوفیا اس زبان میں کلام لکھ کر اپنا پیغام زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کا فریضہ احسن طریقے سے انجام دیا۔ جسے آگے بڑھانے میں سید امام شاہ(1430-1513)نے نہایت اہم کردار ادا کیا۔ سید امام شاہ، پیر حسن کبیر الدین کے صاحبزادے تھے۔ اور ان کے وصال کے وقت آپ کی عمر انیس سال کی تھی۔ آپ تصوف کے بلند مرتبے پر فائز تھے اور گجرات کے حکمران محمود بیگڑہ کے دربار میں اپنی روحانی کرامات دکھائیں جن سے متاثر ہو کر محمود بیگڑہ نے اپنی بیٹی کی شادی ان سے کر دی۔ ان کے مریدین گجرات، کاٹھیاواڑ، کچھ، برار اور خاندیش میں زیادہ تھے اس لیے آپ نے ان علاقوں کی مقامی زبانوں کے ساتھ ساتھ اردو زبان میں بھی شاعری کی۔ ان کی شاعری میں انسان کو غفلت سے بیدار کرنے اور اسے عمل پر اکسانے کی تلقین نمایاں ہے۔ ان کی گنان شاعری کا نمونہ دیکھیں:

Eji!
اے جی
jag jag tun jag mora bhai re
جاگ جاگ توں جاگ مورا بھائی رے
Noor Zahoor ki Ghadiyan ai re
نور ظہور کی گھڑیاں آئی رے
Tun jag jag re tun jag mora bhai re

توں جاگ جاگ رے توں جاگ مورا بھائی رے
Eji!
اے جی
char pahor raheni khoi parbha noor ki ai re
چار پہر رینی کھوئی پربھا نور کی آئی رے
Tuj karan Huran suhagan ai re
تج کارن حوراں شگن آئی رے
Tun jag jag re tun jag mora bhai re
توں جاگ جاگ رے توں جاگ مورا بھائی رے
Khat gahri rat rahi cheto mora bhai re
کھٹ گھڑی رات رہی چیتو مورا بھائی رے
Noor na piyala chantati ai ry
نور ناں پیالہ چھنکاتی آئی رے
Tun jag jag re tun jag mora bhai re
توں جاگ جاگ رے توں جاگ مورا بھائی رے
Eji!
اے جی
Em kahe chhe Syed Imam Shah
ایم کہے چھی سید امام شاہ
tame suno mora bhai re
تمی سنو مورا بھائی رے
Gadh amrapuri man hui chhe vadhai re
گڑھ امراپوری میں ہوئی چھی ودھائی رے
Tun jag jag re jag mora bhai re[۱۹]
توں جاگ جاگ رے جاگ مورا بھائی رے

سیدہ امام بیگم (1785-1866) جن کا اصل نام بی بی طاہرہ تھا اور ان کا تعلق کاریوال سادات گھرانے سے تھا جنھوں نے کچھ کے علاقے سے سندھ کی طرف ہجرت کی۔ آپ کچھ کے قصبے کیرا میں پیدا ہوئیں۔ آپ نہایت متقی خاتون اور بڑے پائے کی عابدہ اور زاہدہ تھیں۔ اس کے علاوہ آپ کو شاعری میں بھی کمال حاصل تھا۔ ان کی شاعری تصوف کے موضوعات اور بالخصوص حمد و مناجات سے بھری پڑی ہے۔ انہوں نے گجراتی اور کچھی زبان کے علاوہ ہندوی یا اردو میں کثیر تعداد میں گنان لکھے۔ ان کے اردو گنان کا نمونہ دیکھئے:

Eji!

اے جی!

Ae! Rahema Rahmana ab to rahem karoge

اے رحیما رحمانا اب تو رحم کروگے

Ae! Rhema Rahmana

اے رحیما رحمانا

Eji!

اے جی

tan man dhan gura kun arpan kijiy

تن من دھن گُرا کوں ارپن کیجیے

to gina e ginan e gnan

تو گناۓ گنانِ گنان

ab to rahem karoge

اب تو رحم کروگے

Eji!

اے جی!

sab ghat ekaj Rheman dise

سب گھاٹ ایکج رحمان دِسے

to shan e shan e shan

تو شان شانِ شان

ab to rahem karoge

اب تو رحم کروگے

Eji!

اے جی!

kahe te Imam Begum mera Pir Hasan Shah

کہے تے امام بیگم میرا پیر حسن شاہ

to iman e iman e iman

تو ایمانِ ایمانِ ایمان

ab to rahem karoge [۲۰]

اب تو رحم کروگے

گنان شاعری قدیم اردو زبان میں ہے جو یقیناً آج کی زبان سے کافی حد تک مختلف ہے

لیکن ایک بات طے ہے کہ اس سے قدیم کوئی اردو زبان میں کی گئی شاعری کا کوئی نمونہ دستیاب نہیں ہے۔ایسے میں گنان شاعری کے یہ نمونے، جن میں سے بعض امیر خسرو کے زمانے سے بھی پہلے کے ہیں، یہ ثبوت فراہم کرتے ہیں کہ اردو کی قدیم ترین دستیاب شاعری گنان شاعری ہے جس کو مذہبی تقدس بھی حاصل ہے جس کی وجہ سے اس میں درو بدل کا امکان بھی نہ ہونے کے برابر ہے۔اس لیے اس کی لسانی صداقت بھی مشکوک نہیں۔اس طرح گنان شاعری ہی اردو زبان میں موجود قدیم ترین شاعری قرار پاتی ہے۔اس سے یہ نظریہ بھی باطل ہو جاتا ہے کہ اردو میں قدیم ترین دستیاب متن[غیر مستند ہی سہی]امیر حسرو کی شاعری ہے۔جب تک کوئی اس سے قدیم ثبوت نہیں مل جاتا ہمیں گنان شاعری کو ہی اردو کا قدیم ترین دستیاب متن تسلیم کرنا پڑے گا کےوں کہ اس کے بغیر چارہ نہیں ہے۔اس نظرےے کا اظہار ڈاکٹر جی اے الانا اپنی انگریزی تصنیف "اسماعیلی موومنٹ ان سندھ، ملتان اینڈ گجرات" میں ان الفاظ میں کیا ہے:

-"It can be said that it is not correct to claim that Hazrat Amir Khusro (d. 1324) was tha first poet of Urdu or Hindvi languages but as a matter of fact, the Isma'ili da'i Pir Satgur Nur can be credited to be the earliest most poet who composed his ginans in Hindi or Hindvi." [۲۱]

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

۱۔عرفان پاشا؛ادبی تاریخ کے ماخذات؛اظہار سنز؛لاہور؛2013؛ص ۱۰۱

۲۔Allana,G. A. Dr.;Isma'ili' Movement in Sindh, Multan and Gujrat;Mehran Publishers; Karachi;2010;p195

۳۔Allana,G. A. Dr.;Isma'ili' Movement in Sindh, Multan and Gujrat;Mehran Publishers; Karachi;2010;p195

4۔Allana,G. A. Dr.;Isma'ili' Movement in Sindh, Multan and Gujrat;Mehran Publishers; Karachi;2010;p196

5۔Allana,G. A. Dr.;Isma'ili' Movement in Sindh, Multan and Gujrat;Mehran Publishers; Karachi;2010;p196

6-Allana,G. A. Dr.;Isma'ili' Movement in Sindh, Multan and Gujrat;Mehran Publishers; Karachi;2010;p196

۷-Allana,G. A. Dr.;Isma'ili' Movement in Sindh, Multan and Gujrat;Mehran Publishers; Karachi;2010;p196

8-Allana,G. A. Dr.;Isma'ili' Movement in Sindh, Multan and Gujrat;Mehran Publishers; Karachi;2010;p199

9-Allana,G. A. Dr.;Isma'ili' Movement in Sindh, Multan and Gujrat;Mehran Publishers; Karachi;2010;p.200

۱۰-Allana,G. A. Dr.;Isma'ili' Movement in Sindh, Multan and Gujrat;Mehran Publishers; Karachi;2010;p.200

11-Allana,G. A. Dr.;Isma'ili' Movement in Sindh, Multan and Gujrat;Mehran Publishers; Karachi;2010;p.200

1۲-Allana,G. A. Dr.;Isma'ili' Movement in Sindh, Multan and Gujrat;Mehran Publishers; Karachi;2010;p.200

۱۳-Allana,G. A. Dr.;Isma'ili' Movement in Sindh, Multan and Gujrat;Mehran Publishers; Karachi;2010;p.201

۱۴-Allana,G. A. Dr.;Isma'ili' Movement in Sindh, Multan and Gujrat;Mehran Publishers; Karachi;2010;p.201

۱۵-Allana,G. A. Dr.;Isma'ili' Movement in Sindh, Multan and Gujrat;Mehran Publishers; Karachi;2010;p.201

۱۶-Allana,G. A. Dr.;Isma'ili' Movement in Sindh, Multan and Gujrat;Mehran Publishers; Karachi;2010;p.201

۱۷-Allana,G. A. Dr.;Isma'ili' Movement in Sindh, Multan and Gujrat;Mehran Publishers; Karachi;2010;p.202

۱۸-Allana,G. A. Dr.;Isma'ili' Movement in Sindh, Multan and

Gujrat;Mehran Publishers; Karachi;2010;p212

۱۹۔Allana,G. A. Dr.;Isma'ili' Movement in Sindh, Multan and Gujrat;Mehran Publishers; Karachi;2010;p218

۲۰۔Allana,G. A. Dr.;Isma'ili' Movement in Sindh, Multan and Gujrat;Mehran Publishers; Karachi;2010;p221-222

۲۱۔Allana,G. A. Dr.;Isma'ili' Movement in Sindh, Multan and Gujrat;Mehran Publishers; Karachi;2010;p196

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆